UNIVERSAL LIBRARY
OU_222671
UNIVERSAL LIBRARY

222 671

بتاریخ ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۳ ہجری

رسالۂ فیض مطالعہ

مثنوی خزانہ

تصنیف جناب فیضمآب عمدۂ امرای

عالیشان دفتر کاملان جناب وحید العصر

وفرید الدہر جناب حضرت مولانا حاجی محمد

نجف علیخان صاحب

بہادر مدظلہ العالی

بقالب طبع در آمد

RECEIVED. 19

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد حق اور نعت احمدؐ کر ادا — تازہ لکھتا ہی قلم یک ماہ

مہربان ہین ایک میرے دوستدار — شادمان اونکو رکھے پروردگا

پاتے ہین سرکار سے تھوڑی معاش — لے نہین سکتے ہین اوسمین ہونگ

پیٹ بھرتے ہین اوسی پیچ و تاب سے — تھوڑا کھانا کھاکے باقی آب سے

کیون نہ روئے سر پٹک اونکا ضمیر — پاوین آب قابلیں کھاوے ایپ سیر

مال و زر کے اونہین ہینگے وہی — مات خالی ہو گئے دل کے غنی

باپ اونکے کیمیاگر تھے امیر — زر نہونے سے بنے بیٹے فقیر

اور کرے اکثیر سے مس کو طلا — دل کو دیتے ہیہ صفائی سے جلا

واقف اونکے جب ہوا مین طور سے — نام لکھا اونکا تب مین غور سے

ابیات در صنعت توشیح

عالم عالم صداقت ہین وہی — لایق بزم رفاقت ہین وہی

یار شاطر مین سبھونکے دوستدار — علم کا اونکے نہین حد و شمار ی ح
سالک راہ مودت ہین سدا — یاد مین اخلاص کے صبح و مسا س ی
نام اونکا وزن مین آتا نہ تھا — صنعت توشیح مین اوسکا لکھا ن

آغاز داستان سرگذشت

مین گیا تھا ایک دن اونکے مکان — مہربان ہو مجھ سے بولے مہربان
باغ کے چلنے کا ہمکو عزم ہے — سیر کی خواہش ہمین بالجزم ہے
آپ بھی میری رفاقت کیجئے — ساتھ ہو کر سیر راحت کیجئے
سیر مین کاٹینگے دن دو تین چار — چاندنی کی جا کے دیکھینگے بہار
مین نے بولا یہہ میرا دستور ہے — دوستونکی خاطر منظور ہے
سیر سے ہم تم اوٹھاوینگے سرور — خیر مین کب استخارہ ہے ضرور
مہربان نے میری جو مرضی لئے — باغ کے چلنے کی تیاری سے کئے
تھی جو بڑدادا کی اونکے پالکی — باپ کی میراث بات اونکے لگی
تھی اٹالے پر دھری مرتبہ بڑھا — جون گنہ گارونکو دین سولی چڑھا
اونچی رکھے تھے تبرک سو چکر — لائے اوسکو نیچے دھو دھا پونچھکر
جلد بلوائے کرایہ دو کہار — پالکی پر ہو سے گئے مشفق سوار
مین بھی اپنے اسپ پر جلدی چڑھا — سائے کی مانند ہو پیچھے پڑا
ایکدو ساعت کی ہم زحمت اوٹھا — پہنچے اونکے باغ مین جسوقت جا

در وصف مکان

درمیان اوس باغ کے تھا ایک مکان | وہ بنا تھا اونکے دادا کے زمان
اوس مکان کو تھی کفایت روشنی | مہر و مہ کی بس نہایت روشنی

در صفت ملازم باغ کہ نامش جامع الاکساب بود

اوس مکان مین ایک ملازم خاص تھا | رکھتا آقا سے بہت اخلاص تھا
جامع الاکساب تھا کامل ہنر | ہر ہنر مین تھا نہایت نامور
باپ کے دادا کا تھا اونکا رفیق | تھا ہمارے مہربان کا او شفیق
باغبانی سے جو پاتا تھا فراغ | رات کو روشن وہان کرتا چراغ
عیش کی خواہش جو کرتے مہربان | مہربانی سے وہ ہوتا قلتبان
باغ مین تھا خانساماں بھی وہی | خانگی کا کارفرمان بھی وہی
بھوکے ہوتے تو وہ ہوتا مطبخی | اپنے آقا سے تھا زیادہ اوسنحی
ہر طرح سے اونکا تھا خدمت گذار | خاک روبی سے نہین کرتا تھا عار
کام رکھتا تھا نہین تنخواہ سے | پیٹ بھر لیتا ہمیشہ آہ سے
اوسمکان مین ہو گئے مشتغل مکین | بیٹھے جون انگشتری مین جا نگین
مین بھی جا بیٹھا تلے ایک جھاڑ کے | اسپ باندھا آڑ مین ایک تاڑ کے
سیر کو اوس جا نہین تھی باڑ آڑ | تاڑ کرتے تھے تماشا تاڑ تاڑ
گر خزان کا باغ مین ہوتا گذر | اشک سے منہ دھوتی اپنا ابر

احوال خزانی لکھا

خار غم سے خوار ہو گلزار تھا | واہ کیا اچھا بنا گلزار تھا
دور بیٹھے تھے صنوبر آس سے | دو دگرا بھاگتا تھا باس سے
لالہ پیتا تھا ہمیشہ خون ناب | آگ پر اوندھا کیا قدح شراب
ڈالی غم کی دلمین جب گلنار نار | کیوڑے کو سونگھنے کو آئے مار
پھول سورج کا گیا سورج سے جل | اشک نسرین کے چلے آنکھوں سے ڈھل
گیندے نے اپنا بنایا رنگ زرد | سن رہی تھی زعفران اوسکا درد
پھاڑ ڈالی جبکہ گیندی نے قبا | ارغوانی ارغوان پھیری عبا
سیوتی کو دیکھ غم کا مبتلا | بھاگی تھی چنبا بنا کر سر سے پا
آنکھو نہین آتی نہین تھی اشرفی | گرچہ دیتے تھے بہت سے اشرفی
ہار جسدم موگرا جوہی سے کھیل | کھینچے غازی پورین وونو کا تیل
لکھ نہین سکتا ہون گل مہندیکا حال | خون اپنا کی حنا نے پائمال
سوکھ کر صدبرگ پیلا ہوگیا | رنگ چینی کا بنیلا ہوگیا
آب وتاب اپنا جو کھویا موتیا | راہ تب سیلاب کی موتی لیا
گذرا جسدم بالا کے بالا سے آب | خس بچارےکا وہان تھا کیا حساب
اوس مکان خیر ونہ آئی خیر تھی | آتی تو اوسکو عدم کی سیر تھی
نار غم مین جب جلا گلنار آر | ناروں کو اوس مکان سے عار تھا

قمرو مین جب جا کے مروا گیا — بولا تب جلہہ جلہہ کے دونا گھر گیا
خیرو کو خطمی نے ایسا خط لکھی — چاہتی ہون خیریت مین آپکی
چینی سے جاتا رہا جب چین وسکھ — چنیان سب بے چین ہو کرتے تھے دکھ
جب مدن بان نے گھٹائی اپنی بان — موندھی اپنی چشم کو نرگس وہان
کیسر اپنی کیسری معجر کو پھاڑ — سو رہی تھی خاک پر پتون کے آڑ
پہنچا نافرمان کو فرمان قضا — پائی نافرمانی کی اوسنے سزا
غم کا بیلا بیلا سنولانے لگا — گیت اگر گیت تب گانے لگا
ہو گیا جب دم بنفشہ تار تار — تار سنبل کے ہوے زار و نزار
پھول عباسی عدم مین اڑ گئے — غم کے چھالے دلمین اوسکے پڑ گئے
کاسکو پائے تھے کاس کاسنی — فاختے پھرے لباس کاسنی
یاسمن کو زندگی سے یاس تھی — کھائی دلمین سودۂ الماس تھی
چاندنی کا جب نہین دیکھا ظہور — چاندنی کے کیون آے انکھون مین نور
مولسر کو لے نہین سکتے ہین مول — گرچہ بھادون بھار موتی یوین تول
فتنے کو فتنہ دیا برباد دم — ڈالا شبو خاک پر اپنا علم
فکر دلمین تھی ہزارے کے ہزار — خار کھا دلمین تھا روتا زار زار
بیچ مین آ غم کے بولی عشق پیچ — ہیکلی یہی زندگی دنیا مین ہیچ
جیب مین سوسن کے لکنت آگئی — تب چنبیلی نے بہت گھبرا گئی

مشک نیلا جس زبان جامہ کیا
پڑھتی تھی داؤدی اوسکا مرثیا

سبز قدمی سے جو سبزہ وہ تھا
گرد عنبر کے عوض کافور تھا

ریحان و ہری کے آیا ریت مین
کیتکی بھی بہتی غم کے کھیت مین

بار غم سے سرو قامت خم کئے
قمریان آزاد ہو کر غم کئے

سوسن اپنی جیب کو جب بند کی
آگے خاموشی نے اوسکو پیوند کی

زرد روئی سے جو بھاگی زعفران
زعفرانی رنگ مین دیکھی امان

باغ کے لذت کو پاتے زاغ تھے
مہربان حسرت کا کھاتے داغ تھے

باغ کی ایسی جو دیکھی رنگ و بو
کی توجہ کھیل کی دلتنگ ہو

کھیلنے مین کسطرح پاتے سرور
بھاگتی تھی راحت اونسے دور دور

لوازمات بازی گنجیفہ

میر گنجیفے کے صاحب تاج ہین
ملک اوسکے تاج کے محتاج ہین

کسطرح سے ہو اونکا رخ سپید
ہو تت جاوے جس زمان خنگ امید

اونکو بختا ہی فلک غم کی برات
دے غلامونکے سدا شمشیر مات

زشت صورت ہون طبیعت بدمزاج
سرخروئی کا سدا لیتے ہین باج

ہر گھڑی یک تازہ اترتی ہی بلا
چرخ کے ہین چرخ مین سب مبتلا

درہم و برہم وہان کا حال تھا
آسمان کے تپ کا جنجال تھا

دل سبھونکے سوختہ وسے کیون نہوین
درد سر پیدا ہو جب کیونکر نہ روئین

رنج سے روتے ہین سب میر و وزیر | آگ غم مین جلتے ہین برنا و پیر
ایک تن کو دس طرح کا بند ہی | نکتہ یہہ بوجھے جو دانشمند ہی

لوازمات چوسر

جلتی ہی چوسر خوشیکی غم کے آنچ | کچے پکے کھیلتے ہین تین پانچ
چرخ کے چوسر کا جو جھانسا کرے | ہڈیون کو توڑ کر پھانسا کرے
بند اس جا عاجزی کی نرد ہی | سبزی راحت کی برنگ زرد ہی
کالے منہہ جسدم ہوے ہین رنج رنگ | ہی بساط خرمی کا عرصہ تنگ
پاؤ بارہ ہی سبھون کی زندگی | تین تیرا ہوگئی خورسندگی
کھیلتے ہین عقل و دانش شش و پنج | سات دنمین آٹھہ سوتے ہین رنج
ایک دن رہیئے یہان یا دس برس | مرگ خوشتر باشد و باقی ہوس
ستر آفت اٹھارہ طور سے | دیکھتے ہین چشم اہل غور سے

بازی شطرنج و لوازمات آن

غرق ہونا ہیگا شطرنج کا | کب ہی آسان کھیلنا شطرنج کا
آسمانکی کچھہ عجایب چال ہی | توسن تدبیر اب پامال ہی
چرخ کی الفت نہین ہی سودمند | ڈالتا ہی وستون پر فیل بند
بازی دس سے جیتا کیا راہ ہی | زندگی کا عرصہ بس کوتاہ ہی
ششدری کھاتا فلک ہی یک مکان | شش جہت سے سبکو ہی ایذا رسان

چرخ دیوے چرخ سب کو ایکساز
ہی شتر کینے سے او سکے الامان

خرمی کی لاوس سے جاوے بیچ کت
دے بساط خرمی سبکی اولت

عقل کھو کر ہر کھلاڑی نیچ رہے
غصے مین آکے سنو نیچ کہے

فکر کل کی اب کہان ہی آج کی
عقل جاوے سٹ پٹہان لجلاج کی

ہی زمانے کی عجب بہت تنگ راہ
پا پیادہ ہوکے جاوین بادشاہ

کھیلنے سے جس زمان پائیے فراغ
سیر سے گلزار کے کھا دلمین داغ

در لوازمات موسیقی و مطرب و ساز است

ناگہان مشعوق کو یہہ آیا خیال
راگ سنکر ہو گئے چھتیس سال

اہل نغمہ کو بلانا خوب ہی
راگ مدت سے ہمین مرغوب ہی

راگ کی خواہش کئے جب مہربان
گانے والون کو بلایا باغبان

آئے دو قوال اونکے یون منڈھیر
قبر مین آتے ہین جون منکر نکیر

تان جس دم کوٹ گاتے گوڑ سے تھے
ریسمان لے دوڑ آتے گوڑ تھے

سر کے لیتے جس زمان اونچی الاپ
بھاگتے تھے راگ ڈر ڈر کا پ کاپ

زیر اونکے کھرج کا کاستے گلا
کھرج کا پردہ وہان تھا بر ملا

ہاتھہ سے اونکے رکھب کرتا غریو
بھاگتے تھے سن وہان گندھار دیو

لکھہ نہین سکتا ہون مین پنچم کا حال
تا نہو جاوے میرا مدہم خیال

جو یہان رکھتا نہین دھیوت یاد
کسطرح بوجھے سر ہفتم نکھاد

نسبت سر خصت ہوئے تینو گرام / بخشو نایک سے کہے جا رام رام
دیکھ اونکو خلق کرتے شین تھے / بولتے اونکو غراب البین سے تھے
شان ان انکر الاصوات کی رر / اون خرون کے صوت پر اثبات تھی
کاؤ کے مانند جب آئے وہان / کاؤ گاؤ اونکو کہے تب مہربان
مہربان کے روبرو دونو غراب / بولے حضرت عرض یہ ہو مستجاب
راگ ہمسے بھاگتا پھرتا ہی دور / آپ کے دادا کے گاتے تھے حضور
عیش و عشرت باغ مین اوکر گئے / اور بہت سے راگ سنکر مر گئے
ہمکو فرمایش نہ کرنا ہی زیاد / تھوڑا سا شہر آشوب ہیگا ہمکو یاد

شہر آشوب

لکھا ایسا ہی کئی شاعر نے خوب / ظاہر ایسا کر دیا ماہر نے خوب
جب ہوا موقوف اندر کا دھرم / اٹھ گیا دنیا سے بہرو کا بھرم
توڑ دی توڑی ہی خوشی کے ساز کو / گوڑ بولی گوڑ سے جا راز کو
پوربی کو خوش لگا پورب کا راج / سوہنی سونی سدا کرتی ہی آج
ہو گئی دلتنگ جب آساوری / لفظ آسایش ہی دنیا سے بری
زندگی سے تنگ ہی اب مارِوا / عیش دنیا کے بود بر مار وا
ٹھومری کی تان یکسر مر گئی / ٹپے ٹپے رسواری کر گئے
جبکہ پژمردہ ہوئے کلیانکے پھول / راہ گلشن کی سے گئے قوال بھول

دوستونکا شاد کیونکر ہووے من — لی مین ہوکر خفا راہ مین
دیسی پردیسی ہوے ہی چھوڑ دیس — ہوگئی سری سری کھول اپنی کیس
کیون نہ ہو کھماج محتاج کماچ — تن مین دیپک کے لگی دیپک کی آنچ
سیکہ لاتا ہی سدا آنکھون مین آب — کانڑے کا جل گیا خانہ خراب
ہوگیا ہی کانڑا کانون سے کر — کیون نہ ہووے سیکہ کا پانی جگر
جیسا ہر مین ملہار کا توتا ہی تار — زیر و بم غم کا کرین تار ستار
کافی کا اب نام باقی رہگیا — بولنے کو لفظ کافی رہگیا
غم کے ہنڈولے مین جھولے ہی ہنڈول — سرپہ غم کے ڈالتا ہی ہو ڈھول
کیا سناؤن تمکو حال مالکوس — لاغری سے وہ چلے بکیال کوس
داد رادت سے ہیکا نامراد — داد گر ہی کون جو دیویگا داد
ہی کہار فکو کہاری کا خیال — پشتو کا کشمیر مین ہی پست حال
رام کلیان ساتھ لے بھاگا بہاگ — رام کے دلمین پڑی حسرت کی آگ
بدحواسی دیکھی جب بہباس کی — سونتھ کی سورتھ نے جلدی ناس کی
اب تلنگی نایک ہوتے ہین بیان — نایکی کی کب ہی توقیر و شان
گوری گوریگا نہین نام و نشان — گور مین روتا پڑا ہی گور خان
پیلو پیلو کی بنی مسواک ہی — ہو کے پیلے چشم سینہ چاک ہی
پہلو ہی گو لیگیا جب پہلو دان — دی پھوپالی تال مین ڈوب اپنی جان

لطف کب باقی رہے ہیں راگ مین / راگ بیراگی ہوے بیراگ مین

راگ ہو وین راکھ غم کے آگ مین / بین دیکھا جو گیا بیراگ مین

رام ساگر راہ ساگر کی لیا / تب بہتر راگنی سے نے جی دیا

جوگی ہو کر جب کہ آیا جو گیا / جوگ مین سنجوگ کھویا جو گیا

پہنچا یکا جب عظیم آباد کو / کی سواری نے سواری شاد ہو

بھول تواڑہ بجین سر فاختہ / کیون نہ ہو وین فاختہ سر باختہ

مول کو ممکن نہین جو مول لین / وزن مین گرا و سکے موتی تول دین

رنگ کھو مردنگ مردنگ ہی / گت بجانا او سکی مرسنگ ہی

قرقرون کی جب سنا آواز کو / بھوُرا قرا نے خوشی کے ساز کو

زغے زغے سے خوشی کے ہت لئے / مطربون کے رنج سے دل پھٹ گئے

گیت گاوین گیت دھرپت او کبت / ہی زمانیکی عجب یہہ درگت

سو کھنے سے بیل کے بیلا کلا / بیل یے بیلا نے کاٹا ہی گلا

ہی نہین سارنگ مین بوئے طرب / اڑ گئی سارنگیون کی تار اب

بال بھر باقی نہین تاب و توان / ہی کمانچون مین فقط یک استخوان

ہاتھ سے سندر کے سندر دی رہی / پردۂ فولاد مین رکھو رہی

مورچھا گت کی نہین ہی جبکہ رنگ / جنگ جنگ جنگیان سے کرتا جنگ

نرگون اوندھے پڑے ہین شاہیان / سُر نہین نکلے ہی جب وتنا ہو سان

جل کے جلنے سے جلا جب جلترنگ
ہی زمانے مین کہان فرحت کا رنگ

بین ناخن سے فلک کے سینہ چاک
دور بینی سے اڑاوے ریو خاک

کھول سر سرنانے ٹھنڈی سانس لی
جل کے جلنے سے جلی جب بانسلی

لکھہ نہین سکتا ہون طنبور یکا حال
چرخ نے ایسا دیا ہی گوشمال

دف ہوا ہی دایرے مین غم کے قید
کھنجری کے بند مین چشم امید

تسکل بط بربط ہی غم کے آب مین
رنج سے مضراب ہی گرداب مین

سرد مہری سے فلک کے او سرود
اشک سے اپنے بہاوے ورود

سیکھنا قانون کا بینا خون ہی
بو علی سینا کا یہہ قانون ہی

ہو وے بجو باورا آوے یہان
تان بھولے دھونڈ جنگل کو جان

بخشو نایک ساتھہ لے گوپال کو
آوے اسبی بھول جاوے تال کو

موسقی کو سیکھتے ازال ہین
مولوی جی اس سے فارغ بال ہین

صرف مین گر عمر ساری صرف ہو
ہیگا مشکل بوجھنا یک حرف کو

ہندسی کا او رہی انداز عجب
ہندسے تا سنا یہہ آواز ہی

فاضلون کا حال لکھنا ہی زیاد
مولوی صاحب کی بیت آئی ہی یاد

سنگ برسے آید و کد و غرق
آب زمحل پیر و دمبہ رجیستق

قاضیو نکا ہیگا قضیے کا خیال
مفتیان سب مفت کا کھاتے ہین مال

پیر کہلاتے جہان مین پیر ہین
پیرزادے پیر سے دلگیر ہین

[illegible]

[illegible]

گر بیان ہو خلق کا رنج و عذاب — طول شہر آشوب کی ہوگی کتاب

مختصر سے ہمنے سنایا ماجرا — حال ماضی کا دیکھا یا ماجرا

جا ہو د و انعام یا دشنام دو — گاتے گاتے تھک گئے آرام دو

راگ کی محفل مین باجی دو پہر — مہربان نے کی بکاول پر نظر

کھانے کی آتی نہین بو باس ہی — سانس سے چوٹھے کے دستی پاس ہی

ماحضر جو کچھ کہ ہو لے آشتاب — بھوک سے مہمان کا ہی دل کباب

مطبخی آداب و کرنش لا بجا — عرض یہہ آقا سے تب کرنے لگا

مجھکو بھی باقی نہین تنخواہ ہی — گھر مین میرے فاقہ کرتا آہ ہی

باغ کے نزدیک آبادی نہین — بھیک کا بھی کوئی فریادی نہین

خلق کے جانیکا یہہ رستا نہین — گرد و پیش اسکے کوئی بستا نہین

کہا کھانے مین عجایب بات ہی — غور سے دیکھو تو نفی اثبات ہی

کھا نکھانے مین بہت کرنا ہی غور — دیکھو نفی اثبات کا کیسا ہی طور

فدوی سے ناخوش نہین ہو نا ذرا — گوش سے دل کے سنو یہہ ماجرا

کیفیت سیر برادر مہربان

آپ کے بھائی نے قبل از چند روز — آ ہوئے تھے باغ مین محفل فروز

ساتھ لے آئے تھے وہ بھی میہمان — میزبانکی میہمان نے کھائی جان

بھائی صاحب آپکے غصے مین بھر — مجھ سے بولے عقل تیری ہی کدھر

[illegible]

جلدی سے تھوڑا پکا ماہی پلاؤ — سالہنے کو توڑ سفر سے آم لاؤ

خشم سے اونکے نہایت ڈر گیا — تن میرا جیتا رہا دل مر گیا

سنتے اونکے حکم کا کر امتثال — لایا دلمین جب پکانے کا خیال

کھولا جا سرکار کے مطبخ کا در — رنج سے تھوڑے برنج آئے نظر

پاؤ سیر اگلے زمانے کے برنج — گنگے ہی سے تھے سبھی کیڑون کے گنج

(یعنی برنج کہنہ ۱۲)

صاف اونکو جب کیا مین پھوک پھاک — ثلث چاول رہگئے دو ثلث خاک

مابقی مین جس زمان ڈالا ہی آب — ربع حصہ جنس باقی تھا حساب

اس سبب اونکو نہین دھویا رگڑ — تا نجاوے ہانڈی کا پانی بگڑ

دھونیکی آفت سے دی اونکو امان — تا نہ آوے مجھکو چوری کا گمان

بھائی صاحب سے کہا کچھ دیجیے — گوشت اور گھی کو عنایت کیجیے

خرچ کی سرکار مین تکلیف تھی — ایک آدھی کی بھی کچھ تصنیف تھی

پھر بہت تاکید سے مجھسکو کہا — اسمین کوڑی بھی چرا کر تو نکھا

زر دیا ہون خرچ کرنے تیرے ہات — کر خیانت کی کفایت میرے سات

کر خیانت کو امانت مین حرام — خیر و برکت سے پکا ہی طعام

آقا جب تاکید ایسی کر چکے — زر بہت سا خرچ کرا و مر چکے

دمبدم تشویش مجھکو تھی مزید — گوشت لیوون یا کرون روغن خرید

مرشد دلنے میری تدبیر دی ۱۲ — اسمین مل سکتا ہی تجھکو گوشت گھی

نصف آدھی کوڑی را گویند تصنیف سہ کوڑی عنایت فرمودند ۱۲

اپنے مرشد کی بشارت سن لیا ‌ ‌ ہاتھ مین لے عقل کامل کا دیا
دھونڈکر قصاب کا میٹھے دکان ‌ ‌ جلد یک چرب آنت لے آیا وہان (بمعنی چراغ ۱۲)
مانگ لے آیا مصالح گرم بھی رر ‌ ‌ دلمین اپنے تھوڑی کھایا شرم بھی
ترمصالحہ کی نہ تھی حاجت ذری ‌ ‌ چشم کی اپنے نکالا تھا تری رر
آگ اپنے دل کی ڈالا او سمین لا ‌ ‌ چولہا بھوکا فکر کی لکڑی جلا
دم کے دمے کو بہت سا دم دیا ‌ ‌ دم عدم کے گرسنہ کو کم دیا
چولھے مین کچی جلا تا شاخ تھا ‌ ‌ بھونڈی ہنڈی مین بڑا سوراخ تھا
جب گیا روغن تلے سے سب نکل ‌ ‌ جل کے جلنے سے گئی یخنی بھی جل
ہوگئے چاول رہے سو مر مرے ‌ ‌ بھوکے ہو مہمان صاحب مر مرے
چاول ور یخنی کو چولہا کھا گیا ‌ ‌ بھوک کے آتش کو مہمان پا گیا
سیر حضرت کے جو خالی ہاتھ ہی ‌ ‌ پھر لگانے کی کہو کیا بات ہی
پک نہین سکتا ہی ویسا بھی پلاؤ ‌ ‌ جسقدر مہمان کو تم چاہو بلاؤ رر
اس سوا کچھ آرزو ہو تو کہو رر ‌ ‌ ورنہین تو آنکھ موچو سو رہو
نوکر اور آقا سے یہہ جھگڑا پڑا ‌ ‌ خواب غفلت سے اوٹھا مین ہڑبڑا
دل ہمارا ہو ہمارے متصل ‌ ‌ بولا باندھو نیت روزہ نفل
روزہ رکھنا اس محل مین ہی صواب ‌ ‌ کھانا پانی کا کرو گھر مین حساب
آقا نوکر سے کہے کیا بات ہی ‌ ‌ میہمان آیا ہمارے ساتھ ہی

یعنے نفس گرسنہ خود کہ از ازل گرسنہ بود متوقع طعام شد و مرد ۱۲

کھانا پاؤں کھاؤں یا کھاؤں نہیں بھوک
مہمان دیویگا میرے منہ پہ تھوک

مرگ مارا بہ بود زین زندگی سے
عمر بھر کی تا نہ ہو شرمندگی سے

لکھوئے جان شرمندگی سے مہرباں
کھانیکا پایا نہین نام و نشان

بھوک کے عالم مین جل بھن ہو ہلاک
ڈالے لاکر میہمان کے سر پہ خاک

آگ غصے کی نہین آتی ہی کام
خشم کے آتش مین کب پکتا طعام

دیکھا آقا کے نہایت دیکے تاب
مطبخی ایسا دیا اونکو جواب

کھانیکا حضرت نہ ہرگز نام لو
غصہ کھاؤ یا مجھے دشنام دو

آپ ہو گئے پیشوائے راستان
پیٹ بھر لو سنکے میری داستان

کھانے کو کھانے کا سنوتا ہجو نام
شیرنی سے آپکا شیرین ہو کام

ذایقہ لذت کا گر کچھ یاد ہو
نام سنکر آپکا دل شاد ہو

آپ کے دادا بہت کھانیکو کھا
سو رہے ہین موت کی لذت اوٹھا

کھانا پانی تم نہین کھائے پیئے
بھوک کے کھانے سے تم اگلا جیئے

گر غذا کی آپ کو تعجیل ہو
مرگ کے آنے مین تھوڑی ڈھیل ہو

مین سناؤن سب پلاؤنکا حساب
فکر سے دلکو بنانا ہی کباب

بکرے اپنا گوشت کھاتے آپ ہین
غم سے لوہو گھونٹتے قصاب ہین

دیکھیے جب جل کے جلنے سے جلے
یخنی کیونکر کھانے والون کو ملے

اب زعفر مین کہان سے رنگ ہو
زعفران جل جل کے کھوئی رنگ و بو

اتھہ مین آتے نہین خوشبو برنج — بھاگتے مین رنج سے ہر سو برنج

جل[۱] سے جن جل جال سو کھا جل گئے — راکھاو سکی سر پو چاول مل گئے

دیسی[۲] ہی ہا یاب بنے دیس مین — ذائقہ کیا دیو سے جا پردیس مین

بانس[۳] پھول بنی گئے لذت کو بھول — پھول ہو پھرے غم کے بنیا پھولبا پھول

کھو[۴] جب سکھد اس نے بوادبا سر — کالا بھاتی نے کیا کالا لبا سر

بانس[۵] کا تا سو بھکر کا تا ہی خوار — بحر غم کا دیکھا جب بہاتا جوار

زیرکی[۶] سے ہو گئے زیرک زرگ — دانتی دانتون سے کھائے حتیم زرگ

کمر[۷] ہی فیض آبادیکا اسدم نشان — لایا استعمال مین اود خان

رادھا[۸] نگری لے چلے لکھی لبا سر — جنیان جینی شکر سے ہین اودا سر

کاچھی[۹] پاگن کا مزہ او جانتا — ماہ پھاگن جو یہ ہو پہچانتا

تم کرو[۱۰] جس دم دے چاولکا خیال — دیکھ سیجو چرخ پر بدر و ہلال

کر سناؤن آپ کو سالن کا حال — ذائقے کو اگلا ہو ویگا ملال

بھولا[۱۱] اپا ہی سنگھاروں نے سنگھا — بینا پھولونکے عوض یہ تو نکھار

سو کھہ[۱۲] باد نجان نے دی اپنی جان — ہوگیا اسنجان اوس سے باغبان

اروی[۱۳] اروی کو اروا کھا گیا — اروا اروا ہو بہت گھبرا گیا

لایا[۱۴] لیمو نے جب انکھو مین آب — لیمواوندھا کر دیا قدح شراب

کینہ[۱۵] ڈالا جل کے خاکینے مین خاک — مطبخی کے پڑگئی سینے مین آگ

[1] طرز بہت تازی نکالی ہی کڑہی نے — ذایقے کے منہہ مین ڈالی ہی کڑہی

[2] جوشش خون نے دی چقندر کو نمو — مولی کہلاتی ہی تلخی کا مزا

[3] جوش سے گردون کے شلجم شل ہوا — دم لگذرنے کا گلذر کو بل ہوا

[4] خاک لذت دیتی ہی جب دیگ مین — کیا مزا شب دیگ مین ہی تب دیگ مین

[5] جینی کو جینے کی اب ارمان نہین — زیست کی بریانی مین برہان نہین

[6] کہاوین کت مدراس کے جب دم زیر — خاک کلیھتی کا لگاوین دم سیر

[7] ہو گیا ششش نگاہ ششش رنگ سے — ششش جہت مین ششش دریکا رنگ ہی

[8] خوش مزا ملول تھے سائے مین پلے — بت کبت کے ساتھہ انڈون کے جلے

[9] کب حریری ہون ملایم اور رقاق — ہو گیا اوسکو حریرے سے نفاق

[10] نرم و نازک کسطرح سے ہون کماچ — جب کلیجے مین کلیجے کے ہو آنچ

[11] جب خطا کے روگ مین آیا خلاف — کیون بنے نان خطا شفاف صاف

کب زبان گاؤ پاوے آدمی — کالہ اوسکا کہا گئے گاو زمی

[12] نان پائی اب نمکی کیونکر لگا سے — گاو دیدہ ٹکٹکی وسپر لگا سے

[13] ذایقہ برہمن کا اوہی جان پایئے — جو برہ کے آگ مین دلکو جلائے

[14] کہانڈ ہو سکتا نہین کہنڈ ویکار — جہولتے ہین آگ بینڈھل منڈل

[15] خاک ہو گی سینج گے اور بہار — مرغ و ماہی جب کہ روئین زار زار

[16] جب نہو حاضر کباب سیخ کی — خاک مین ڈالین شرابین بیخی

[illegible]

تھے کباب ایسے حسینی نامور — کھائیے جسکے رشک سے شامی جگر
بھون دو مچھلی کو کھاتے ہیں سدا — روز و شب ہو مطبخ ارض و سما
یہ پرا ایسے تکلف سے بری — آوین جون عقرب میں ماہ و مشتری
بھاگے جب با چار ہو آچار چار — بولتے مدرسیان میں چار چار
ترش وہی ترشروئی سے دہی — ترشروں کو خاک ہووے آگہی
شیر بہت کر شکل نیک جہالا ہو — نام بالائی کا بر بالا ہوا
شیر شیرین لگگئی شیرین سیات — خلق میں باقی رہی شیرین کی بات
میٹھی شیرین کا گیا خسرو کے سنگ — سنگ سے کرتا ہے بہزاد جنگ
اندر سے کو ایسا کھا گیا — نقل نے یہہ نقل سن گھبرا گیا
لکھنؤ سے لائے ہم گھیور کو گھیر — کھانے والوں کا پڑا قسمت کا پھیر
نکلے ہیں مٹھائیوں کے دلسے ود — رو دبیڑا ہو گیا ہی اب کبود
اپنی امرت نگرین کی مکان — زہر امرت کے عوض ہیگا یہاں
گیتے ایسے ہو گئے ہیں سخت دل — دیکھہ انکو ہیں کمن پوری خجل
کھاڑی کی مزگی اگر منظور ہو — دیکھہ لیجو لڈو موتی چور کو
بوندیاں بوندی کا کھاتے رشک سے — دلمیں جو لیکے سماتے اشک ہیں
جب نمش کا ہو گیا بازار کم — کھانے والے لاتے ہیں آنکھوں میں نم
اولے کی کثرت سے اولہ گل گیا — برف سے برفی کا سینہ جل گیا

ذائقہ کب جیب کا کیون معلوم ہو | جس سے پوچھین بولے وہ گیب چپ ہو
رابعہ کا احوال کس ڈھب ہو بیان | نے بجاوین اوکھے کے جسدم شبان
نیشکر نے جب بجائی بانسلی | مصر کی مصری نے ٹھنڈی سانس لی
باقلا کا جب بناوین باقلا | کھانے والون کا نہ ہو اوسیر گلا
ہاتھ مین آتی نہین ساق عروس | کرتے ہین حسرت سے کھاجے پابوس
اب خطائی نہین ہی برملا | ہی خطا سے وہ خطا مین مبتلا
کرتی فیرینی سدا غم کی نفیر | بھت کے فالودہ ہوا آلودہ شیر
سو گھر حلوائی نے لی راہ عدم | دم کے روتون مین نہین باقی ہی دم
تنکر سے تنکرک ہوی جسوقت دو | ہو گیا نیشکر اوس سے نفور
کیون نہ ہو موصوف کا پارہ جگر | یاد کرتی اکبری اکبر نگر
ہاتھ آوے کسطرح حلوا سُہر | غم کا سوہان کھارہا ہی اوسکا تن
گل مین ہی پژمردہ گران ہی گل شکر | ہو خفیف اوزن کیسی گلشکر
جب سے ازران چین کی ہتی ہی چین | ایک پیسے کو بکے ہین تین تین
ناک مین آتی نہین اب ناک تک | دیکھتے تا کان ہین اوسکو تاک تک
آگئے بادام شاید دام مین | کاجو جو آتے جو سب کے کام مین
ملک کو لپنے گئے اکروت روٹ | غم کا حلوا کھاوین سب دل کوٹ کوٹ
اب نہین آنکھون مین آتا سیب ہی | شاید اوسپر ہوگیا آسیب ہی

[١] امرودون کے نام سے امرود ہون مسرت
اصفہان کو جبکہ چلغوزہ چلے
[٢] آتے شفتالو نہین شفتین مین
[٣] آلو آلوچہ کو آلو کھا گئے
[٤] ہی نہین کیلا اکیلا رنج مین
[٥] نار سے حسرت کے جلتے ہین انار
[٦] سنگترے کیونکر رہے دریان مین
[٧] فکر و لمین ہی سیبو کے کشمیر
[٨] ہاتھ آتے اب جو انگستان نہین
[٩] منگا نیچو پھل کے اوپر اضطراب
[١٠] اب نہین آتے یہان تر کل نظر
[١١] سخت ہو مسقط مین بیٹھے ہین کھجور
[١٢] جام جاتے عام سے ظاہر ہیت
[١٣] انبہ لپٹے ڈالتے ہین بند ہین رر
[١٤] ناریل توتون کے بیٹھے اڑ مین
[١٥] چار مغزونکا ہو تب اظہار مغز
[١٦] ناسپاتی کو بتاوین ناسپاس

ایسے گم ہا ستے ہوئے حسرت سے پست
آب حسرت مین جلا بی سب جلے
چین مین جا چین سے بیٹھے چین مین
زرد ہو زرد آلو سب گھبرا گئے
چین کب باقی رہے نارنج مین
ہاتھ ملتے ہین چنار و کوکنار
ہینگ اوسکے رہتی دایم درمیان مین
غالب او سپر آگئی کہوے سیر
دست قدرت مین ہمارے جان نہین
گر گئی ہی نقل حسرت کی شراب
جل سے جل منجل کیا ہی چشم تر
دل کو اپنے کئی کھجوری پہ چور چور
ہو گلابی جام کی حاضر بدست
سبکو حسرت کا لگے پیوند ہین
تاڑ اور ہی لگ رہے ہین تاڑ مین
گر قلم کے ہون ہزار سے چار مغز
ہی اناناسی ہے ہر ایک ناسپاس

عین العین الناس کے بے نور ہین ۔ جب سے عین الناس سے ستور ہین
جب سفرجل نے لیا راہ سفر ۔ جا دین اوسکے دکھ سے سفری آم
غم کا گولا کھا گیا دل مین کبیٹ ۔ خاک سر پر پیل ڈالین سر کو پیٹ
ہیگا صفری آم کو صفرے کا جوش ۔ باغ مین کرتے ہین صفرا ہی خروش
کھائے تربز جب زبان تربز خیار ۔ کھاتے ہین خربز کو سب خیار مار
لیوشے رغبت سے کوئی سیبا کا نام ۔ رام حسرت سے کہے ہی رام رام
جب سدا پھل کا سنا اونمین حباب ۔ لاوے اپنے چشم مین بلبنو آب
بھولا کتھل اپنی ساری فربہی ۔ ہی ہی مین اب کہان باقی ہی
ڈال سے جاتے مین اکثر توت توٹ ۔ پھوٹ جاتے غم سے سینہ کوٹ کوٹ
کشمکش سے چرخ کے ناچار ہو ۔ کشمش آتے ہین یہان آچار ہو
سدر نے جب دم لی سدرہ کی راہ ۔ باغبان غم سے سدا کرتا ہی آہ
بیر پیوندی کا جب دیکھین حساب ۔ آنکھونمین عناب لاوین خون ناب
عرش سے تا فرش سب پاتے ہین دکھ ۔ ذائقہ آرام سے کھاتا ہی سکھ
مطبخی اپنی حکایت کہہ چکا ۔ وار دا ور سرجا ئیں ہوتی بار ہی بلا
اوس مکانمین مچھر آئے فوج فوج ۔ تھے نہ مچھر بلکہ بحر غم کی موج
ساتھ اونکے تھے بہت جنگی غلام ۔ اون غلامونکا فقط کتھل تھا نام
ہاتھ مین خنجر کسی کے تیز تھی ۔ گوہر آتش کی وہ گلریز تھی

مارتے تھے جس پہ خنجر کی او ہول — ڈالتا وہ زندگی پر خاک دھول
جسکے سینے پر انی برچھی کی آئی — گور کے سینے مین جلدی او سمائی
بعضے رکھتے تھے جو فولادی تبر — نشتر فصاد سے بھی تیز تر
تیر زہر آلود کی آتی جا ادھر — پھینکدیتی عاجزی اپنی سپر
اپنے عالم مین عجب او مرد تھے — لوہو پی اتی کو کرتے زرد تھے
صدمہ تھا اونکے خوشی کے جوش کو — پائے تھے مطبخ مین او خرگوش کو
جمع تھے اچھے محوس آوان — ڈھونڈتے کبریت احمر کا دکان
مار و کژدم دب گئے دل ریش ہو — کھائے جب ان موذیونکے نیش کو
نیش عقرب سے زیادہ اونکی ڈاک — مارتے جسپر جلا کرتے تھے خاک
وہ عجب اکسیر گر سفاک تھے — کیمیاگر کو بنائے خاک تھے
مہربان غم کے گھٹائے یون گھٹتے — عشق کی آتش مین عاشق جون گھٹتے
زشت صورت دون طبیعت تندخو — بیمروت بیحیا تھے کینہ جو
دیکھ اونکو دل بہت کھٹکا لیا — مہربان نے آسرا اٹکا لیا
سینے بولا دیکھ اونکو الامان — ہو گیا زنبور خانہ یہہ مکان
تھی نہین اس بات کی مجھکو خبر — بچھوون کے ہی اجارے مین یہہ گھر
علم اونکا ہی نہین نادر سے کم — ظلم سے اونکے بچین نادر سے کم
کھا چکے جب موذیونکے نیش کو — صاحب خانہ بہت دل ریش ہو

مجھ سے بولے سنیو میرے مہربان — اس مکان کا حال کیونکر ہو بیان

آہ کیا بولون غضب کی رات ہی — شب نہین ہی یادر آفات ہی

کہہ نہین سکتا ہون اپنا رنج اب — کر تین لیتے کتی ہی نیم شب

مچھر اور کھٹمل کے ہی ہمراہ جنگ — مین خوشی کے مارتا ہون سر پہ سنگ

کھاٹ کو کھٹمل کے کھٹکے سے اوٹھا — رشتۂ الفت دیا اوسکا جلا

صحن مین گھر کے بچھاتا ہون حصیر — دور کر ملبوس ہو جاؤن فقیر

گاہ مچھر گاہ کھٹمل کاٹتے — لوہو اپنا ہم ہین سب کو باٹتے

ہم کو باقی نہین اس گھر مین ہوا — گھر ہوا کا ہو گیا ہی بے ہوا

چین ہو بے چین لی راہ عدم — دم بہت دلگیر ہو بھرتا ہی دم

آگ تن سے نکلے ہی مشکل تنور — گویا اگر پھونکا اسرافیل صور

شدت گرمی سے دل رنجور ہی — حرف آسایش کا ہم سے دور ہی

دیکھ دریا شاک کا ہو گنگ گنگ — شرم کھاوے گھاگرا جمنا کے سنگ

بھیجون اور سیجون بھرین انکھون مین خون — نیل پھر لگی لباس نیل گون

زندگی کا رنگ اب بدرنگ ہی — راحت اپنے سر پہ یاری سنگ ہی

مچھرون سے ہی نہایت خوف و باک — جب کیا نمرود کو مچھر ہلاک

اس محل مین یاد آئی ہی غزل — ہی ہمارے حال پر وہ برمحل

غزل

ہم جو ایسے صاحب تقصیر ہین — پہر دن سے پاتے یہہ تعزیر ہین
کوئی دشمن کے نہون ایسے نصیب — جون ہمارے طالع دلگیر ہین
کم نہین ہوتی اذیت یہہ ذرا — گرچہ کرتے لاکھہ ہم تدبیر ہین
اہل نغمہ اور ارباب نشاط — جمع آئے صاحب تاثیر ہین
یاد آوے صور اسرافیل کا — راگ گاتے ایسا یہہ بے پیر ہین
خانۂ دل ہوتا ہی غربال غم — مارتے ہردم ہزارون تیر ہین
ناخن تدبیر سے کھلتے نہین — جو ہمارے عقدۂ تقدیر ہین
خاک تن کی خون دل سے کر سرشت — خانۂ تکبیر سے کئے تعمیر ہین
ہاتھہ سے اونکے نہین ممکن نجات — ایسے ظالم آج دامنگیر ہین
رہتے ہین آنکھون کے گھر مین یہہ سدا — سو ذرا ایسے صاحب توقیر ہین
یہہ بنایا کیمیاگر نے تھا گھر — مو سن غم مین ہم ہوے اکسیر ہین
ہین تصور مین کسیکے ایسے غرق — نقش غالین صورت تصویر ہین
دیکھتے ہین ہم پریشانی کے خواب — دیتے حیرانی کی یہہ تعبیر ہین
بال بہر ہوتا نہین دکھہ کا بیان — سیکڑون دفتر لکئے تحریر ہین
داستان رنج مین یہہ بیت سب — مصحف دلکی مرے تفسیر ہین
دکھہ کا افسون یاد ہی انکو زیاد — گھر ہمارا کرسے لئے تسخیر ہین
مہربان کا دیکھا جسدم تنگ حال — تب دلاسے کی لیا مین قیل و قال

صبر کرنا آپ کو اب خوب ہی | صبر خاصون کو سدا مرغوب ہی
ہیگی خاصون کی بلا مین امتحان | امتحان کے واسطے ہی یہہ جہان
یہہ نہ سمجھو تم یو ہی حال زبون | چرخ بھی ہی مبتلاے بحر خون
خون نا حق وسکے اب وبال ہی | اس سبب دامن شفق کا لال ہی
چرخ پر ہیگا نہایت اضطراب | تنگ دل ہو آفتاب و ماہتاب
ایک دایم ہی پریشانی مین طاق | دوسرے کو ہی سدا رنج محاق
بھاگتے ہین نیش سے عقرب کے ڈر | روز و شب پھرتے ہین ایدھر اودھر
چرخ کھاوے چرخ پر زہرہ سدا | مشتری کا مشتری جاتا رکھا
گر عطارد کا لکھون طومار غم | ہو قلم کے اشک سے قرطاس نم
دوستو نکلی [illegible] ذ[illegible]قت کی بلا | کاتتا مریخ ہی اپنا گلا
شدت گرمی سے ہو حال تباہ | منہہ کیا ہیگا زحل اپنا سیاہ
راس برج راستی سے ہیگا دور | دل ذنب کا ہو گیا ہی چور چور
جب حمل نے چرخ پر دیکھا خلل | وضع وحشت سے کیا اپنا حمل
ثور کا جوزا نے بھونا ہی کباب | دلو سے جاتا رہا ہی سو کھہ آب
ہی تڑپتا حوت اب انگار مین | بھاگتا پھرتا ہی سرطان غار مین
کھای سرطان جبن زمان عقرب کی ڈنک | ڈالی میزان عقل کے میزان پہ خاک
زور پہنچیگا اسد سے دوری | سنگھ سے جدی کے ادر نجوم ہے

توسن کا ناخن گیا کھچلی سے توٹ — سنبلہ پر مچھروں نے پائی لوت
دیکھ لو گلشن میں جو نکلے ہی پھول — پہلو میں کھا خار ہوتا ہی ملول
پہنچ سا جو نیل گون پہری لباس — خاتم ہیکل کی یاد سے ہوا اداس
قوت اپنا کھو کے خون دل جو کھائے — اوسکو دینے تقویت یاقوت آئے
سنگ مرمر کے لئے مرنا ہی سخت — پائے فیروزہ ہو فیروز بخت
لو ہو پی پی سنگ جب پامال ہو — سو قرن کے بعد پاتے لال اور
بحر غم میں غوطہ جو دایم لگائے — گوہر مقصود دامن بھر نہ پائے
باتوں باتوں میں گھٹی لیلاے غم — پہنچی تب نزدیک آ روز الم
لیل ماتم تھی نہ تھی لیلا سے کم — رشک سے لیلی کے کھاتے دلمین گھے
رات باقی تھی گھڑی دو تین چار — ماہ نے دکھلائی کچھ اپنی بہار
باجا گجر پالی گھڑی چھبیس جب — ماہ کی گذری تھی ستائیس شب
روشنی تھی چاندنی کی اسقدر — دست و پا اپنے نہیں آتے نظر
مہرباں کو ہوگئی فرحت کمال — اونکے دلمیں ناگہاں آیا خیال
چاندنی میں سیر دریا خوب ہی — سیر کشتی کی بہت مرغوب ہی
مجھسے بولے ہیگی ہمکو آرزو — سیر کیجے جاکے دریا پار ہو
مہرباں سے نیری جب پائی رضا — رنج سہنے کو چلے حکم قضا
پالکی کو اوس مکان میں چھوڑ دی — اسپ کو بھی تھی نہایت ماندگی

بھوکی کی تھی بھوک سے حالت تباہ | اسپ بھی مطلق نہین پایا تھا کاہ

دونو ہم ملکر پیادہ ہو چلے | ماندہ ہونے کو زیادہ ہو چلے

راستے مین ملگئے تھوڑے رفیق | مہربان بے وارثونکے ہو شفیق

دل کے بہلانے کی کی تدبیر مفت | یہہ نہ سمجھے لے چلی تقدیر مفت

مفت مین دیکھے خوشی و سیر مفت | مفت خورون کو ملی تھی خیر مفت

الغرض تھوڑی سی ہم رحمت اوٹھا | گھاٹ کے نزدیک پہنچے جبکہ جا

مہربان تب میر بحری پاس جا | حال اپنا بولے سب افلاس کا

وارد اس جا ہو گیا ہون مین غریب | سیر کو لائے یہان میرے نصیب

آپ کی تعریف سن پایا ہون مین | زر نہین زاری لے آیا ہون مین

نام بزرگ وار کا اپنے جتائے | اپنے خویشون کی بہت شوکت دکھائے

اب پر جانیکا ہیگا اشتیاق | آنا میرا ہو گیا ہی اتفاق

میر بحری ہو بہت سا مہربان | خانسامان سے کہا لینے وہان

سیر دریا کی نہین لیجا دکھا | نام سے کپتان کی یک نامہ لکھا

ان سبھون کو کر سفینے پر سوار | جب اترنے کو کہین انکو اتار

مہربان نے مہربانی سے شتاب | ساتھیون کو لے چلے بر روی آب

زندگی کے تھے سبھی تقصیر مند | آب مین اونکو گئی تقدیر بند

احوالات سیر جہازات و تصدیعات و کیفیت آفات

مہرباں رنگ کے سفینے پر قدم
شوق سے سیر عدم کرنے چلے
کشتیاں جسم کی لئے دریا کی راہ
ناگہاں آئی شمالی ایک باد
موج میں دریا کی ایسی جوش تھی
گرد باد آسا پھرے تھا ہر جہاز
بھاگی دس کا مطلعی ہو کر مرور
رگ اڑتے تھے نہال برگ کاہ
آب کے نگلے تھے جتنے آشنا
ملکے آپس میں سگلے ہر ایک جہاز
پائی جسم فتح ماری شکست
غنچہ سے جاتی رہی رفتار غنچ
فرخ پر جیسا کہ انجم کا چمن
داؤ سے ایسی ہوا نے داؤ کی
کام سے کی کامرانی سب گئی
علم کو اپنے معلم بھول بھول
الٹے ارکا تیاں ارکات میں

پہنچیا راحت کے نگینے پر قدم
زندگی سے ہو خفا رنے سے چلے
ہم لگے پڑھنے کو تب بسم اللہ
نوح کے طوفان سے کچھ لگی یاد
بحر کھوتی جس سے اپنی ہوش تھی
موج دریا کے پا پا پر جہاز
کائی پر ہو کا تھا اسرافیل صور
ڈول سو رنگ کے کھڑے کرتے تھے آہ
دیکھتا ہی گیر سے راہ فنا
شوق دل سے کرتے تھے راز و نیاز
موج دریا کی کئی دریا کو سیت
دی تاک ودو دو کو تب انبار رنج
انجمن کی تھی پریشان انجمن
ہر کوا دسکے بھوڑی لمیں گھاوڈ
خری سب کی ذبو سے دب گئی
ڈالا کپتان تب کسب کے سیر تو ہول
ار کے دہشت سے بھاگے کات میں

گویا آئی تھی وہاں کُرّے کی باد	رنج تھا سیلاں کے طوفاں سے زیاد

در صفت باروت

جمع آئے باد کے باروت ساز	برق حیرت سے جلائے پر جہاز
کرتے پاسنجر اگر شورے کا شور	دی ہوائی کو ہوا کندک کا زور
کوئلوں کو ہو گئی دل سوز آگ	دیتا تھا اچھا مزا دیپک کا راگ
لنگر اپنا دل کیا تھا چور چور	بڑ ہو باروت کو اکثر ضرور
آب کو دیتی تھی جل کر بان جان	گنگ ہو کر کنک بھولی پی پان
درد کی تمری بجاتے تھے نہنگ	تھمری کا لہرا بجاتے تھے سرنگ
دل سبھو کا جل سے کھاتا داغ تھا	واہ کیا اچھا بنا گل باغ تھا
دل جلے سب کے جو رنج و تاب میں	جل رہے دیپک ہزاروں آب میں
مچھلیوں کو ہو گیا شورے کا جوش	جمع آئے تھے وہاں کندک فروش
بان چرخی نے جو دیکھا شان چرخ	بان چرخی ہو گئی تب بان چرخ
دی ہوائی کو ایسی پر ہوا	جاری کے پر جلائی پر ہوا
بھر گیا گرد وہاں ایسا دخان	چرخ نے اونچی کیا اپنا دکان
آہ کے گلریز سے تارا جلا	بولے سب حیرت سے انگارا چلا
چرخ کیفیت وہاں ہر آن تھی	کس مزے سے جلتی جل کر بان تھی
گل پریشانی کے دلبر کھائے گل	پھل جھڑی کے تازہ گل دکھلا کر

باؤ ٹے سے تن تن کے بہیے تو تتے — تھے عجب ڈھب کے پتا تے چھوتتے

بحر غم مین غرق ہو جب آفتاب — کیون نہ ہو مہتاب پابند حجاب

میہمان کے من لگی حیرت کی آگ — میزبان کے تن لگی غیرت کی آگ

ناخداؤن کی ہوی حالت زبون — اونکے آنکھون سے بہی دریاے خون

تھا طنابون پر نہایت اضطراب — کھاے جون جھولے کی رسی پیچ و تاب

جس بان داامان کا دامان پھٹ گیا — اوس سے استنجی کا رشتہ کٹ گیا

راہ جمنا کی لئی جمنا پر اُس — ہوگئی لاد اوپر اسی تب ز اُس

ہنجا تن تن بال سے باریک تھی — باؤ کے غصے سے تن تن جان دی

تن دیے سنڈیل تن پانی مین تن — ہر رگ تن تن تنی تن کا کفن

کسب اپنے کسب سے ہو دردور — گھبرا رہے ہو ڈھونڈھتے تھے جا ضرور

مبتلا ہو کن تھین تھاپا پس بھی — توڑا رسی بندگی کے اُس کی

کسطرح تتا پس سے تو تنک ہو اکٹ — ہوے جب تتا پس یو کن سے ہلاک

جسقدر اوسمین خلاصی خاص تھے — مرثیا پڑھتے تھے سب اخلاص سے

اشک سے اپنے پیے جو لتھے شراب — بھونا بھنڈاری نے تب دل کا کباب

بھوک سے پاسنجرون کو ہی غذا — تھی ہما کے سکل سے اونکی غذا

پانی کے لذت کو پائیے خواب میں — ڈوبے جب وا شک کے اشواب مین

باؤ کا جسدم طمانچہ کھائے ڈول — چیل نے کی آسمان پر تب کلول

۱ جھتری کا چھت جب ہوا سے پھٹ گیا — دل سبھی یاسنجروں کا پھٹ گیا

۲ مضطرب تھا صبر اپنا صبر چھوڑ کر — باؤ کا ایسا وہاں تھا توڑ جوڑ

۳ قعر دریا میں گئے سر ڈوب نہنگ — اڑ گئے تیر فلک پر ہو پتنگ

۴ پرزہ پرزہ ہو گئی گابی براسر — تھا پریشانی کا اگلا کام راس

دوستی تھی آب و آتش میں باد — آب میں آتش کا آیا گرد باد

۵ بولے او سدم گبر آتش برملا — گبر کے آتش میں ہی ہے گبر جلا

۶ سخت آفت تھی ہوائی کو سوا — تھی ہلاں جیب و ان سبھوں کی پیشوا

کھولتی ترکس اگر اپنی زبان — گوش سے آ سنتی گوشی داستان

کیسی آفت سے ہوئے دوچار ہم — جا لینگے زندگی کے پار ہم

احوال سرا پا اختلال ... زد و بردہ

۷ جیب جیبی کی ہوا سے کٹ گئی — گابی کی نسبت سے چھاتی پھٹ گئی

۸ لب کو تھی لرزان غم سے کھولتے — بردوار دو کے زبان سے بولتے

زندگی کا اب بیڑا ہو گیا — آب میں بیڑے کا بیڑا ہو گیا

ڈوبی ہوا پردان کو پروانگی — رسم اور دستور کی پروانگی

ہو گئی ترپال ہو تڑیاں آب — طرفہ تر خیمہ دیا آ گر سحاب

فال کے بدحالی کی دیکھے تھے فال — باڑیوں سے کے اڑاتی تھی ہلال

بیڑا کو کچھ عجائب چرخ تھا — چرخ میں آ جس کے غائب چرخ تھا

چرخ پر ٹکرا کے ٹوٹا جب امار — چرخ کے پوجا کو آئے جمع مار

گرگمت سے آتا کچھ افزود آب — دور کر سکتے تھے بنا جاب جاب

آب دریا یکسطح سے دور ہو — خالی کرنا اوسکا نامقدور ہو

بولے تھے آپس مین بویا ہر بلا — آب مین پیدا ہوا ہی زلزلہ

ڈالتا اوس جا اگر کوئی ہرم — رسی سب کے آس کی ہوجاتی گم

بجتی تھی گھریال مین گر ایک گھری — ہوتی تھی گھریان آفت اک گھری

پچھلونکو آتا نظر اگلون کا حال — اگلا پچھلا دونا ہوجاتا ملال

ایک سو یا شیخ و نکا شور تھا — دوسرے جانب ہوا کا زور تھا

تھا نہین امواج کا حد و شمار — کشتی مین آدین جو ہون دو تین چار

مرد کے قلزم کو ایسی جوش تھی — زندگی حیرت سے کھوتی ہوش تھی

احوال پریشانی کشتیان و ناخداہاے آن

بجرے کا مجرا جدھر رکھا صحیح — آگیا طوفان ادھر بحر اصحیح

آب مین کشتی کے کشتی ہوگئی — بن سوئی یا تیکے سینچے سو گئی

جسقدر تھے ہاتی چہرہ اور غراب — شکل سے ہاتی کے ڈوبے زیر آب

مور پنکھی کے گئے جب پنکھ توت — دانڈ دانڈ ہے گئے ہاتون سے چھوت

پنچھی سی اڑتی تھی پنچھی پر ہوا — واہ کیا اچھے لگائی پر ہوا

پہنچی پلوار مین پلوار جب — ہمکو اگلا ہو گیا اوسکا عجب

کھینچ لائی آفت ہم نام نے — پالے آئی گردش ایام نے

بھولیا بھولی سنے بھولی اپنی چال | جال غم مین پھس گئی گرا جال
سنگ چہرہ اسقدر سنگین ہوئی | سنگ سے سر پھوڑ کر رنگین ہوئی
دو نیون کو ہوگیا دونا ملال | ڈنگی ہائی ڈنگ ہو حیرت کی پال
گہنے سے پھرنے لگی گہنے کی ناؤ | ٹھہری قلزم کے تلے اوسکی لگاو
سانتی تھی سال کی دیرینہ سال | پال اوسکی پھوٹ ہوئی ٹنکے پال
پال ہلا ہونکا کھیوہ کر چلی | زندگی اونکی عدم کو مر چلی
دوڑ کر کھر دور جسدم تھک گئی | توڑ دم اپنا عدم مین لگ گئی
کچھوا کچھوا سا گئی پانی مین ڈوب | کی غراب اپنے کو دریا مین غروب
سوج کے پنس ہو تھی پنس سوار | کر رہا تھی چیپ جلیون کا شکار
جل مین جالی بوت جل جل کر چلے | اگ بوت اوسکے رہے سائے تلے
جلنے اکثر ڈالے تھے مچھلی پو جال | چھیپ و نکے جال ہو کر پائمال
تھے گذارے کے وہان کشتی ہزار | وہ گدائی کو گئے دریا کے پار
وصت یکدم کی نہین پائی جو بھر | ڈنگی اوسکی رہ گئی پانی مین اتر
ساتھی اوسکا ہی پتیلا ہو رہا | جالکے پتیلے پر عدم کے سو رہا
جب گئی تھیال بھاتے مین بھنک | اگئی لچکا کے سینے مین لچک
کندے کو ندا دیا جس دم اڑا | پاؤ نہین راحت کے اکندا پڑا
کچھ نہ پوچھو مچھوونکی تم سے خبر | مچھلیان دنیا نہ پائین اپنے گھر

سلق ناگوری پھنسے گرداب میں — موتی سینے کو گئے سیلاب میں

آئے تھے ملوار کے جھنے وتل — تل پوریتی کے چڑھے کھوایا بل

سونا مکھی سے کیا پانی جو کھوت — بوت زنگس کے ہوئے تب لوٹ پوٹ

پانی میں جیدم نواڑے تن گئے — ناگجیان اونکے نواڑے بن گئے

راج منڈر کے گئے ملکت اولت — ڈونی چلکا گئی چل چل کے بہت

آئے تھے ملوار کے جھنے کرار — پہنچے اوفی الفور دار البوار

پیروؤں کے دل اونکے غم سے بھٹ گئے — کت رم کے رسیان سب کٹ گئے

ڈونگلی اپنی زندگی سے تنگ ہو — توڑے کو بولی میرے سنگ ہو

ہوڑی باندھی جب ہوا کے ساتھ ہوڑ — دی ہوا نے اوسکے سر کو پھوڑ توڑ

بچ گئی مچھلی نگر میں ایسی غل — آب میں ڈوبی بضاعت اپنی کل

بان سے آتی وہ جب تابن تھی — بجر سینہ تان لیتی تان تھی

لہر کا لہرا بجاتے تھے نہنگ — زنگ لیان بھول جا اپنے ترنگ

برنج کا لہرا جو سنوانے لگے — تیغ تیغہ غم کا تب گانے لگے

سونا گوسنے پر الم کے سو رہا — وانک کا عالم بھی ترچھا ہو گیا

وانک کے دل میں لگی حسرت کی آگ — ورطہ حسرت سے دیکھا تو جھاگ

موج کے تھے جسقدر مرکب سوار — لہر سے کرتے تھے کب کب او بچار

کرنکان جھکے دیکھیں یک سمت یا — اینٹھ [illegible] کان اوسکا ہوا

کوئی تھا اللہ اکبر بولتا / کوئی منہہ کو ہو کے مضطر کھولتا
خضر کو کوئی پکارا آس سے / عرض حاجت کی کوئی الیاس سے
کوئی بولا اس بلا سے مین بچا / لاؤنگا ناگو رمین منت بجا
کوئی تیسیری غازی کو دیا / کوئی لگایا پیر غازی کا دیا
کوئی پیسے کو رکھا سر سے چھوا / ملتجی کوئی پیر کوڑی کا ہوا
جسقدر تھے اون سفینوں مین ہنود / مارے بکرا زنسیا کے نام زود
موج سے ڈر کر کوئی کھاتا تھا ہول / مارتا تھا سر ہوا سے کوئی ڈھول
یاد کرتا تھا کوئی گوبر گنیس / دلکو سمجھاتا تھا ہر ایک بھیس
لو لگایا تھا کوئی کالی کے سنگ / بہر مین لہرایا کوئی کلے کے رنگ
بھولے سب نے حال ماضی کا بیان / کوئی کہتا تھا الم کی داستان
دور اپنے ہو گئے ہم تھانو سے / گور مین آئے ہم اپنے پانو سے
کوئی ہوچھا چرخ کا یہہ پھیری / کوئی پوچھا بخت کا اندھیری
کوئی کہتا تھا ہوا خانہ خراب / کوئی کہتا تھا ڈبویا ہمکو آب
مارے ہیبت کے کسی کو ائے دست / کوئی دستون سے کیا حال اپنا پست
کوئی کہتا تھا کہان ہو باپ جی / بیٹے کو چھوڑے اکیلا آپ جی
کوئی کرتا تھا سدا دادا کی یاد / دمبدم ہوتی سدا کرتا زیاد
بعضے کہتے تھے کہان فرزند ہی / چھوٹتا اب ہم سے وہ دلبند ہی

یاد جورو کا کوئی کرنے لگا | اقربا کا دم کوئی بھرنے لگا

کوئی روتا تھا وہان پر ڈھاڑ مار | کوئی آہستہ کوئی روتا پکار

آشنا سب آشنائی کھو گئے | آشنائے بحر حیرت ہو گئے

تھے خصوصاً جو ہمارے آشنا | بحر غم کے ہو گئے تھے آشنا

جانتے تھے کھیلنے شطرنج او | اونہین دیکھے تھے شطرنج کو

سب سے اگلی آفت اون پر گھڑی | بھولے اپ عقل کی او چوکڑی

چرخ نے ڈالا تھا ایسا فیل بند | دے رہی تھی اضطراری اونکو پند

جانتے تھے تھوڑی انگریزی زبان | عقل اونکی ہو گئی تھی بے ٹھکان

فکر نے اونکو کیئی جب سخت رنج | بولے انگریزی ہین سنو اورینج

جوش دریا سے بہت ہو بیقرار | اشتر دانش کی و توڑے مہار

جب ہوے خفقانیون کے بادشاہ | تھے پیادہ سے زیادہ او تباہ

ششدر ایسے ہو گئے گرداب میز | چال آرسائیتس کی دیکھے خواب میز

لجۂ تشویر کے تھے میر بحر | کر رہی تھی آدیری اونکی لہر

کہہ نہین سکتے تھے منہہ سے ایک بات | عقل کو اونکے کئی حیرت نے مات

در ابیات سابقہ گذشتہ الفاظ مناسبت و رعایت شطرنج

ہین کہا او نسے یہہ شطرنج ہی | یہہ نہ بوجھو عرصۂ شطرنج ہی

بیٹھے اونکے عقل کا گر دو الگا | حرف شیرین میرا تب کڑوا لگا

آشنا ضد بیگانہ و بمعنی شناوری کنندہ ۱۲ شطرنج نام بازی است مشہور و شطرنج [illegible] ۱۲ در ابیات [illegible] مناسبت و رعایت شطرنج ۱۲ [illegible] عقل [illegible] در [illegible] اضطرار [illegible] ۱۲

بات سے میرے نہایت ہو ملول
بولے غصے سے رفاقت میری بھول

دل تمہارا اب نہایت سخت ہی
واہ واہ یہہ کیا ہنسی کا وقت ہی

مین دیا اسطرح سے اونکو جواب
کس لئے کرتے ازارا اپنی خراب

دل ہمارا بولتا اب خیر ہی
ہم کو دکھلایا فلک یہہ سیر ہی

چرخ ہو ہمپر نہایت مہربان
یہہ سماں تازہ دکھلایا یہان

تم سمجھتے ہو لے آفت ہر گھڑی
جشن اسکو ہم سمجھتے ہر گھڑی

دوستونکے ساتھہ مرنا عید ہی
فرحت جاوید کی اب دید ہی

اپنے مرنیکا ذرا اب غم نہین
ہم مرے تو ہوگی دنیا کم نہین

تم یہان سر پیٹ کر رویا کرو
اشک سے حسرت کے منہہ دھویا کرو

ساتھہ میرا اور تمہارا کیون بنے
ہوگئے ہو تم یہان ڈرپوک نے

تم کو ایسا ہی اگر مین جانتا
خاک رحمت اپنے سر کیون چھانتا

بیٹھتا آرام سے مین اپنے گھر
کیون بھٹکتا پھرتا ادھر سے ادھر

ہمکو دکھلائے یہان تم خوب سیر
تھی اسی ڈھب کی تمہین مطلوب سیر

واہ کیا اچھا کئے تھے کام نیک
رہتا دنیا مین تمہارا نام نیک

آپ نے دم دیکے ہمکو دمبدم
اچھی دکھلائے یہان سیر عدم

تھی مقدر مین سبھون کے زندگی
ورنہ ہین تو تھی بہت شرمندگی

ہوگیا جب ہم پہ فضل کردگار
سب سیفنے ہوگئے آفت سے پار

ناخدا آیا ساتھ لیکر باد شرط	کشتیون کو ہو گئی راحت کی فرط
غم نہیں مجدھار سے زنہار تھا	جب خدا تھا یار بیڑا پار تھا
ساحل امید پر ہم آ لگے	منزل مقصود سب کے پا لگے
مہربانکو پالکی پر کر سوار	جلد بلوایا و نہیں کے دو کہار
خیریت سے مہربان جب گھر گئے	وہ جتانے کی بڑی شادی چاہیے
گر لکھون شادی کی تھوڑی سی دھوم	مثنوی میری نہیں ہو گی تمام
مختصر لکھا ہون زاید گنج کو	گر زیادہ ہو تو عاید رنج ہو
زندگی کے مے کی ہے ساقی ہوس	آرزو کافی یہان باقی ہو سر
عمر کی باقی رہیگی گر شراب	شاہد مطلب کو دونگا آب و تاب
مہربان جب پہنچے آ اپنے نگر	باتے یکدو کاس کے لونگا شکر
کربت سے شکر کے سجدے ادا	مہربان کو مہربان ہوئین کہا
سو رہو گھر مین تم اب آرام لو	ہم بھی جاتے ہین ہمارے کام کو
سونپے حق کو تمہارے جان کو	ہمکو رخصت کے شتابی ہاں و
زندگی میری کریگی گر وفا	پھر ملونگا وعدہ اپنا کر وفا
فکر سے دنیا کے فرصت پاؤنگا	آپ کے گھر مین دوبارا آؤنگا
مہربان ہو تم کو فرحت انبساط	ہر گھڑی لگی رہے ہو نشاط
خوش رہین دایم تمہارے خیر خواہ	مدعی ہر دم تمہارے ہون تباہ

ناخدا یعنی الہ آباد موافق گو باد شرط نیز بمعنی دارد ۱۲

این مثل مشہور است خدا یار بیڑا پار و بیڑا سفینہ را گویند ۱۲

مہربان چون بخیر و عافیت بخانہ خود رسیدند شکر جناب باری تعالیٰ آوردن بسیار ترتیب ... ۱۲

بو بجسد ... بنداری گل و ... ۱۲

واہ تیرے گھر کی ہو وے یہہ جہاز
خادم ور ہو رہین سات آسمان

توسن ابلق فلک کا رام ہو
پاؤ حسب المدعا آرام کو رر

حق رکھے دایم تمھاری ذات کو
روز ہو نوروز شب شبرات ہو

خیریت سے اور مسرت سے رہو
زندگی بھر عیش و شوکت سے ہو

خضر کے مانند تم پاؤ حیات
مرگ سے دایم ملے تمکو نجات

رکھتے ہو گے جسکی تم خواہش بدل
اور ہے دایم تمھارے متصل

خوش رہو تم دختر اور فرزند سے
چین دیکھو اپنے تم دلبند سے

بندگی حق کی تمھارے ہو نصیب
خوش خدا کا تم سے ہو ہردم حبیب

تاریخ اتمام کتاب

فضل حق سے جب ہوی آخر کتاب
مین کیا تاریخ کا اوسکے حساب

لکھا اسمین ہی بہت حال عجیب
درد کے سر دل کہا حال غریب

تاریخ از طرف ثاقب

رہین میرے یک بزم الفت کے جلیس
میر مہدی الحسینی خوشنویس

مثنوی کو دیکھے او جسدم تمام
بولے ہیگا حرز غم تاریخ و نام

تاریخ از طرف بتیش

تھے بھتیجے بھائی اونکے سید مرتضا
چاہتے ہردم محبون کی رضا

شاعرون کی چشم کے اونور ہین
حاسدون کے عیب سے مستور ہین

مثنوی پر کھولے جب بینش نظر لکھے تاریخ اسکی ایسی زود تر

جلوہ گر اسمین ہے احوال جہان

نام اور تاریخ ہے تعویذ جان

سنہ ۱۲۷۴

غلط نامۂ مثنوی خزانیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۲	حداقت	صداقت
۵	۸	گیندی	گندی
۱۰	۱۰	ہی	ہے
۱۰	۱۲	بولی	بولے
۱۱	۱۱	پی	ہے
۱۱	۱۴	تلنگی	تلنگے
۱۱	۱۴	رہی	رہے
۱۲	۴	ایا	رویا
۱۲	۱۲	کلا	گلا
۱۳	۳	جُل	جل
۱۳	۴	ہی	ہے
۱۳	۵	ہی	ہے
۱۳	۶	ہی	ہے
۱۳	۱۷	پیر	بیر
۱۴	۱۷	لاہر	کدہر

غلط نامۂ مثنوی خزانیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۵	پاوسیر	پاوبھر
۱۵	۹	مجھکو	مجھو
۱۶	۱۱	حضرت کے	حضرت کی
۱۶	۱۱	لکانے کی	پکانے کی
۱۷	۳	مکوی	کہوئے
۱۷	۴	حالتمین	آتش مین
۱۸	۱۱	تم کر جس	تم کو جس دم آوے
۱۹	۴	شب دیگ	آب دیگ
۲۰	۷	سشیرین	شیرین نے
۲۰	۱۰	لائے	لانے
۲۱	۵	آتی	آتے
۲۱	۶	خطائی	خطائی نان
۲۱	۸	ہی	ہے
۲۱	۹	ہی	ہے
۲۱	۱۳	گل شکر	گلشکر

غلط نامہ مثنوی خزانیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲	۷	نہیگ	نہیک
۲۳	۵	تربز	خربز
۲۴	۱۵	ہی	ہے
۲۴	۱۶	سیکرون	سیکڑون
۲۶	۱۴	ہی	ہے
۲۹	۹	زرنہین	زرزمین تنہا
۳۱	۸	بجانے	سنانے
۳۱	۱۳	ہوای کو	ہوائی کوتہی
۳۲	۱۵	ہے غرا	تہی غرا
۳۴	۳	زلزلہ	زلزلا
۳۵	۱۱	اونکے	اونکی
۳۶	۱۴	لیان	رلیان
۳۸	۷	لے	سنے
۴۱	۴	شوکت	فرحت
۴۲	۴	۱۲۷۴	۱۲۸۵

غلط نامہ شرح مثنوی خزانیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۸	نداس	نراس
۳۳	۳	سمتق	عمتق
۳۳	۳	شرط	ستردہ سبعینہ
۳۳	۳	پتنگ	کاغذباد
۳۴	۷	یکطرف	یکطرف شور
۳۶	۱۳	صورت	صوت